السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نبی کریم ﷺ اپنی قبر شریف میں اس طرح زندہ ہیں کہ روح عنصری جسم وبدن میں موجود ہو اور آپ کی یہ زندگی دنیوی وحسی زندگی جیسی ہو؟ یا آپ کی زندگی اعلیٰ علیین میں اخروی وبرزخی زندگی ہے۔ کہ جس میں انسان مکلف نہیں ہوتا۔ جس طرح آپ نے وفات کے وقت فرمایا بھی تھا کہ (اللھم بالرفیق الاعلیٰ) اور اب قبر میں آپ کا جسد منور بلا روح ہے۔ جب کہ روح مبارک اعلیٰ علیین میں ہے۔ اور روح پاک کا جسم اطہر کے ساتھ اتصال روز قیامت کو ہوگا جس طرح کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَت ٧ ... سورة التكوير ''اور جب روحیں (بدنوں سے) ملا دی جائیں گی؟''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی قبر میں برزخی زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اپنی نعمتوں کی صورت میں آپ کے اعمال صالحہ کی جو پوری پوری جزاء عطا فرمائی ہے۔ اس سے آپ مستفید ہوتے ہیں۔ لیکن آپ کی روح مبارک جسم اطہر میں نہیں ہے۔ جس طرح دنیا میں تھی اور نہ ہی روح کا جسم اطہر سے اس طرح اتصال ہے۔ جس طرح قیامت کے دن ہوگا۔ بلکہ اس وقت آپ ﷺ کی زندگی برزخی زندگی ہے جو دنیوی زندگی اور اخروی زندگی کے درمیان کی ایک زندگی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ وفات پا گئے تھے۔ جس طرح آپ ﷺ سے پہلے سابقہ تمام انبیاء کرام علیہ السلام بھی فوت ہوگئے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَما جَعَلنا لِبَشَرٍ مِن قَبلِكَ الخُلدَ أَفَإِي۟ن مِتَّ فَهُمُ الخـٰلِدونَ ٣٤ ... سورة الانبياء

''اور (اے پیغمبر! ﷺ) ہم نے آپ سے پہلے کسی آدمی کو بقائے دوام نہیں بخشا بھلا اگر آپ فوت ہوجائیں تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔''

اور فرمایا:

كُلُّ مَن عَلَيها فانٍ ٢٦ وَيَبقىٰ وَجهُ رَبِّكَ ذُو الجَلـٰلِ وَالإِكرامِ ٢٧ ... سورة الرحمن

''جو (مخلوق) زمین پر ہے۔ سب کو فنا ہونا ہے۔ اور تمہارے پروردیگار ہی کی ذات (بابرکات) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی۔

اور فرمایا:

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَيِّتونَ ٣٠ ... سورة الزمر

''(اے پیغمبر! ﷺ) آپ بھی فوت ہوجائیں گے اور وہ بھی فوت ہوجائیں گے۔''

مذکورہ بالا اس طرح کی دیگر آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فوت کردیا تھا۔ اور اسی وجہ سے آپ ﷺ کو صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے غسل دیا۔ جنازہ (بصورت درود شریف) پڑھا۔ اور آپ ﷺ کو روضہ اطہر میں دفن کردیا۔ اگر آپ کی زندگی دنیاوی زندگی جیسی ہوتی تو آپ ﷺ کے ساتھ یہ معاملات نہ کئے جاتے۔ جو فوت شدہ انسانوں کے لئے مخصوص ہیں۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کی وراثت کا مطالبہ کیا کیونکہ ان کا بھی یہی اعتقاد تھا کہ آپ ﷺ وفات پا گئے ہیں۔ یہ اعتقاد رکھنے میں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں سے کسی نے بھی آپ کی مخالفت نہیں کی ہاں البتہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ جواب ضرور دیا کہ حضرات انبیاء کرام علیہ السلام کی وراثت ان کے وارثوں میں تقسیم نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین جمع ہوئے تاکہ آپ کے بعد آپ کے خلیفہ کا انتخاب کرلیں۔ چنانچہ خلیفہ اول کے طور پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی طرف سے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ منتخب کرنا گویا ان کا اس بات پر اجماع ہے۔ کہ حضرت محمد ﷺ وفات پا چکے ہیں۔ اگر آپ کی زندگی اب بھی دنیوی زندگی جیسی ہوتی تو حضرات صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ منتخب نہ کرتے۔

حضرت عثمان اور حضرت علی رضوان اللہ عنہم اجمعین کے دور میں اور اس سے پہلے اور اس سے بعد میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو جن فتنوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ان مشکل حالات میں وہ کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کی قبر شریف کی طرف نہیں گئے۔ کہ آپ سے مشورہ کریں۔ یا ان فتنوں سے مشکلات نکلنے کا طریقہ معلوم کریں۔ اگر آپ کی زندگی دنیوی زندگی جیسی ہوتی تو ان حالات میں وہ آپ ﷺ سے ضرور مشورہ کرتے۔ کیونکہ وہ اس بات کے شدید ضرورت مند تھے۔ کہ کوئی انہیں ان مشکل حالات سے نکلنے کی سبیل بتائے یا راہ سمجھائے۔!

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب